آپ فرمادیں کہ میں بشر ہوں جیسے تم (القرآن)

بشریت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور

بریلویت

اس رسالہ میں انبیاء کرام علیہم السلام خاص کر سرورِ کائنات ﷺ کی بشریت کو واضح کیا گیا ہے اور ساتھ ہی بریلوی حضرات کے عقیدہ کو انکی کتب سے نقل کیا گیا ہے تاکہ قارئین خود بخود حق ناحق کا فیصلہ کر سکیں

مناظر اسلام
استاذ العلماء
فضیلۃ الشیخ
مقتداء اہلسنت
شیخ الحدیث حضرت مولانا
عبدالکریم نعمانی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ نشریات اہلسنت والجماعت پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمدللہ الذی خلق الانسان وفضلہ علی سائرالاکوان والصلوۃ والسلام علی سیدالبشر والجان الذی انزل علیہ القرآن وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ علیھم الرضوان امابعد! انتہائی محترم اور مکرم میرے اہل السنۃ والجماعۃ مسلمان بھائیو! اللہ تبارک وتعالی جل شانہ نے اپنی پوری مخلوق میں انسان کو افضل واشرف بنایا ہے اور اس کیلئے تاج رسالت ونبوت کا شرف وفضل مخصوص فرما کر انسانیت کا آغاز نبوت سے اور نبوت کا آغاز انسانیت سے فرمایا اور اس کی تکمیل سب سے احسن واجمل اور اشرف واکمل بے مثال بے مثیل ذات محمد (رسول اللہ) ابن عبداللہ بن عبدالمطلب مکی مدنی قریشی حضرت ﷺ پر فرما کر آئندہ کیلئے باب نبوت مقفل کر دیا اور آپکی نبوت ورسالت کو تا قیامت واحد ذریعہ نجات بنا کر سابقہ شرائع کو اور ان کی کتب کو منسوخ فرما دیا، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے خود ارشاد فرمایا لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہم نے انسان کو بہتر صورت میں پیدا کیا ہے دوسرے مقام پر انسانی اعزاز وتکریم کا ذکر کرتے ارشاد فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور اسے بحر وبر کا سوار بنایا اور پوری کائنات کا اسے مخدوم قرار دے کر فرمایا ھو الذی خلق لکم مافی الارض جمیعا وہ وہی ذات ہے جس نے زمین کی سب چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہیں اور اس پر بس نہیں فرمائی بلکہ آسمان وزمین اور اسکے جملہ سیارے بھی اسکے لئے مسخر کر دیے وسخرلکم الیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ اور اس نے تمہارے لئے دن رات سورج چاند اور ستاروں کو مسخر اور پابند کر دیا۔

کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
ابر و باد مہ ہیں ماوشما کے واسطے سب چیز ہے تیرے لئے اور ہے تو خدا کے واسطے

پھر اس کو یہ عزت دی کہ اپنے بے مثال ہاتھوں سے اسے پیدا فرمایا خلقتہ بیدی میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا ہے اور یہ شرف وتمغہ صرف انسان کو ملا اور کسی مخلوق کو نہیں ملا۔

سب سے پہلا اعزازی تعارف: اللہ تبارک وتعالی نے اپنی اس سب سے اعلی وافضل مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اپنے ملائکہ معصومین ومقربین کے سامنے ایسا تعارف کہ اسکی عظمت قلوب ملائکہ میں جاگزین ہوجائے کراتے ہوئے دوناموں سے آغاز فرمایا اور اسے عملی اعزاز دیتے ہوئے فرشتوں کو اس کے سجدے کا حکم دے کر ان سب کو سجدہ ریز کرایا چنانچہ فرمان ربانی حقیقت اذعانی میں ارشاد فرمایا واذقال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من صلصال من حما مسنون فاذاسویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوالہ سجدین فسجد

الملائکۃ کلھم اجمعون (سورۃ الحجر آیہ ۲۸ تا ۳۰ پ ۱۴) جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں گارے والی بجتی مٹی سے بشر کو پیدا کرنے والا ہوں جب میں اسے ٹھیک ٹھاک بنالوں اور اس میں اپنی (خاص مخلوق) روح ڈال دوں تو تم سب کے سب اسکے آگے سجدہ میں گر جانا پھر سب فرشتوں نے مل کر سجدہ کیا۔ یہ پہلا تعارفی نام تھا جو اللہ تعالی نے اپنی اس افضل واشرف مخلوق کے اعزاز کیلئے پسند فرمایا اور فرشتوں نے اسے قبول کر کے عملاً حکم ربانی بجالاتے اسے سجدہ کیا۔

اور اسی اعظامی اور اکرامی تعارف کے سلسلہ میں جو دوسرا نام ارشاد فرمایا تھا وہ تھا انی جاعل فی الارض خلیفۃ ﴿بقرہ آیہ ۳۰ پ ۱﴾ میں زمین میں اپنا نائب بنائے والا ہوں چنانچہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالی نے انسانی جنسی عظمت کیلئے جو لفظ پسند کیا وہ بشر تھا اور جو اسکے ارتقائی اور عالی درجہ ظاہر کرنے کیلئے تھا وہ لفظ خلیفہ تھا

بشر کا پہلا دشمن :: اب سوال یہ ہے کہ اس نام پر سب سے پہلے کون بھڑکا اور جلا اور آتش حسد میں سڑا چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون الا ابلیس ابی ان یکون مع السجدین قال یا ابلیس مالک ان لاتکون مع الساجدین قال لم اکن لاسجد لبشر خلقتہ من صلصال من حما مسنون (سورۃ الحجر آیہ ۲۹ تا ۳۳ پ ۱۴) پس سب فرشتوں نے مل سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا تو فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا تو اس نے کہا میں اس بشر کو سجدہ نہ کروں گا جسے آپ نے گارے کی بجتی مٹی سے پیدا فرمایا ہے چنانچہ اس تکبر اور بشر کے نام سے جل کر سجدہ سے انکار کرنے کی بنا پر اللہ تعالی نے اسے دائما ابدا مردود و مطرود کر دیا۔

اب غور فرمائیں کہ سب سے پہلے بشر سے نفرت کا اظہار کرنے اور اسے کم درجہ کہنے والا کون تھا؟ چنانچہ قرآن حکیم نے واضح فرمادیا کہ وہ ابلیس تھا۔ اور وہ ایسا جلا بھنا کہ انسان کو گرانے کی قسم کھالی اور اپنے لئے جہنم کو قبول کرلیا۔ اللہ ضد، حسد اور تکبر کا برا کرے کہ کس قدر بری چیز ہے کہ جب کوئی اس میں پڑ جائے تو اپنے آپ کو بھی نقصان اور خسارے کے سپرد کر دیتا ہے جیسا کہ ابلیس نے کیا۔

نبوت ووحی بشر کیلئے :: فرمان ربانی ہے (۱) ماکان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم و النبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادالی ﴿آل عمران آیہ ۷۹ پ ۳﴾ کسی بشر کو یہ حق نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب اور حکم اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم میرے بندے بنو (۲) وماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا اومن وراء حجاب اویرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علی حکیم وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ماکنت تدری ماالکتاب ولا الایمان

﴿شوری ۵۱تا۵۲پ۲۶﴾ کسی انسان کو حق نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یوں کہ وہ بشر پردہ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتے بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی بھیجی ایک جانفزا چیز اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام۔ ﴿کنزالایمان﴾

ان دونوں آیات سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالی نبوت اور وحی بشر کو عطا فرماتے ہیں اس سے واضح ہو گیا کہ وحی انسان اور بشر کو آتی ہے۔ کسی اور مخلوق کو نہیں۔ جبکہ دوسری آیت میں صراحت سے فرمادیا جس طرح پہلے حضرات بشر پر وحی بھیجی جاتی تھی آپ پر بھی اسی طرح بھیجی گئی اور آپ کو اس سے پہلے نہ کتاب کا علم تھا اور نہ ایمان کی تفصیلات کا برہانی علم تھا گو انبیاء علیہم السلام کا عقیدہ فطری طور پر صحیح ہوتا ہے اور ان سے شرک تو کیا صغیرے گناہ کا صدور نہیں ہوتا جبکہ وہ فطری اور جبلی ہوتا ہے اور یہاں برہانی اور نظری طور کے علم کا بیان مراد ہے۔ خلاصہ یہ کہ آیات سے واضح ہو گیا کہ نبوت اور وحی بشر کو عطا ہوتی تھی اور سارے انبیاء بشمول جناب سرور کائنات ﷺ بشر ہی تھے۔

آپکی بشریت کی تصریح: فرمان الٰہی ہے وماجعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فهم الخالدون ﴿انبیاء آیہ ۳۴ پ۱۷﴾ ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی (بشر) کیلئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ﴿ترجمہ اعلی حضرت بریلوی﴾ اسکے ذیل میں مفتی نعیم الدین راقم ہیں رسول کریم ﷺ کے دشمن ..کہتے تھے ..ایسا وقت آنیوالا ہے کہ حضرت سید عالم ﷺ کی وفات ہو جائے گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی الخ ص۴۶۶﴾

ان آیات طیبات سے صراحت کے ساتھ معلوم ہو گیا کہ پورے انبیاء کرام جنس بشر سے تھے وہ نوری مخلوق اور فرشتے نہ تھے اور خاص کر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ بھی بشر تھے کسی اور مخلوق میں سے نہ تھے۔

انبیاء کرام کا اپنی بشریت کا اعلان قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء وماكان لنا ان ناتيكم بسلطان الا باذن الله وعلى الله فليتوكل المومنون ﴿ابراهيم آیه ۱۱ پ۱۳﴾

انہیں انکے رسولوں نے کہا ہم ہیں تو بشر جیسے تم ہو لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے (ایسا) احسان کرتا ہے ہمارا اختیار نہیں کہ ہم کوئی نشانی (معجزہ) دکھلائیں مگر اللہ کے حکم سے اور ایمان والوں کو اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے اللہ تبارک وتعالی نے انبیاء کرام کے منکرین کا مکالمہ ذکر فرمایا کہ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا تم ہماری طرح بشر ہی تو ہو اس کے جواب میں اللہ تبارک وتعالی نے حضرات انبیاء کرام کا قول نقل فرمایا کہ واقعی ہم بشر ہی ہیں مگر ہم پر اللہ کا احسان ہوا کہ اس نے ہمیں تاج رسالت سے سرفراز فرمایا اس آیت نے واضح کر دیا کہ مشرکوں

نے انبیاء کو اگر بشر کہا تو وہ بات غلط نہ تھی اصل ان کا عقیدہ غلط تھا۔ کہ بشر نبی نہیں بن سکتا اللہ کے پاک پیغمبروں نے بتایا کہ بشر ہی بن سکتا ہے اسلیئے ہم ہیں تو تمہاری طرح بشر مگر اللہ کا انعام ہے جس پر فرمائے اور ہمارے ہاتھ جو ظاہر ہو وہ اسکے حکم سے صادر ہوتا ہیمعجزات وغیرہ ہمارے اختیار کی بات نہیں ہے اسکے ذیل میں مفتی نعیم الدین ف۳ میں راقم ہیں اچھا یہی مانو ہم واقعی انسان ہیں ﴿ص ۳۶۹﴾

جناب سرور کائنات کو اپنی بشریت کے اظہار کا حکم

آیت نمبرا﴾قل انمابشر مثلکم یوحی الی آپ کہدیں میں بھی ایک بشر ہوں جیسے تم

آیت نمبر﴾قل سبحان ربی ھل کنت الا بشر رسولا ﴿بنی اسرائیل ۹۳﴾ آپ کہدیں کہ میرا رب پاک ہے میں نہیں مگر بشر جیسے تم ہو۔

یہ آیت مشرکین کے اس جواب میں اتری کہ جب مشرکین نے کہا کہ ہم آپکو صرف اس صورت میں نبی مانیں گے کہ آپ زمین سے ایک چشمہ جاری کردیں یا آپ کا ایک ایسا باغ ہو جس میں کھجور اور انگور (کے درخت) ہوں اور آپ ان میں نہر جاری کردیں یا پھر آسمان کا اپنے خیال کے مطابق ایک ٹکڑا ہم پر گرادیں یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آئیں یا آپ کا گھر سونے کا بن جائے یا (ہمارے سامنے) آسمان سے چڑھ کر کوئی خط (ہمارے نام) اتارلاؤ جسے ہم خود پڑھیں اس پر اللہ پاک نے آپکو یہ جواب دینے کا حکم دیا کہ آپ فرمادیں یہ کام اللہ کے ہیں اور میرا دعوی الوہیت کا نہیں یہ سارے کام اللہ کے اختیار میں ہیں اللہ شریکوں سے پاک ہے میں ان کاموں کا مختار نہیں ہوں۔ میں تو ایک اسی طرح کا بشر اور اولاد آدم سے ہوں جیسا کہ تم ہو۔

ان دونوں آیات میں حصر کا صیغہ ہے پہلی میں انما حصر کیلیئے ہے کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں اور بات صرف یہی ہے کہ میں بشر ہوں جیسے تم دوسری آیت کا لفظ ھل الا سے پہلے ہے جس کا معنی تاکید نفی کا ہے یعنی میں تو صرف بشر رسول ہوں۔

آیت نمبر۳﴾قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الله واحد ﴿حم سجدہ آیہ ۶ پ ۲۴﴾ آپ فرمادیں کہ میں ایک بشر ہی ہوں جیسے تم ان تینوں آیات قرآنیہ نے آپ ﷺ کی بشریت کو صاف طور پر بیان کردیا جس کے بعد کسی ایمان والے کو اس کے انکار کی جرأت نہیں ہوسکتی۔

مشرکین کا بشریت کو نبوت کے منافی قرار دینا اور انکا قرآنی رد

مشرکین سابقین علی العموم اور خاص کر مشرکین مکہ کا نظریہ تھا کہ نبوت و بشریت ایک دوسرے کی دو متضاد اور متقابل

چیزیں ہیں جو نبی ہوگا وہ بشر نہ ہوگا اور جو بشر ہوگا نبی نہ ہوگا اور مشرکین زمانہ اپنے انبیاء کرام سے یہی بات کہتے تھے کہ تم ہماری طرح انسان اور بشر ہو تو نبی کیسے ہو سکتے ہو اس کے جواب میں انبیاء کرام یہی فرماتے تھے واقعی ہم ہیں تو تمہاری طرح بشر مگر اللہ نے ہمارے اوپر وحی نازل فرما کر ہمارے اوپر احسان کیا ہے اور مقام نبوت عنایت فرمایا اور یہی بات مشرکین مکہ نے بھی آپ سے کہی جس کے جواب میں اللہ تبارک وتعالی نے آپکو فرمایا آپ انکو بتادیں کہ میں بشر ہوں اور رسالت ونبوت کا بشریت سے تضاد نہیں ہے اور نہ بشریت کا نبوت سے تضاد ہے۔
چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے مشرکین کے اس قول کو نقل فرما کر اس کا رد بیان فرمایا۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں

قل سبحان ربی هل كنت الا بشر ارسولا ○ ومامنع الناس ان یومنوا اذجاء هم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا ○ قل لو كان فی الارض ملائكة یمشون مطمئنين لنزلنا عليهم من السماء ملكا رسولا ○ قل كفى بالله شهيدا بينی وبينكم انه كان بعباده خبيرا بصيرا

﴿ آیہ ۹۳ تا ۹۶ ﴾ آپ کہدیں کہ میرا رب پاک ہے نہیں میں مگر بشر رسول اور لوگوں کو جب ان کے پاس ہدایت آئی ایمان لانے سے منع نہیں کیا مگر اس چیز نے کہ کہتے ہیں کہ کیا اللہ نے بشر کو رسول بنادیا ہے آپ انہیں فرمادیں اگر زمین میں فرشتے ہوتے اور اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان پر آسمان سے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے آپ فرمادیں میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور انہیں دیکھنے والا ہے۔

ان آیات سے واضح ہوگیا کہ اللہ تبارک وتعالی نے بشر کی ہدایت کیلئے بشر کو منتخب کیا کیونکہ جنس کو جنس سے انس ہوتا ہے اور وہ انکی خیر خواہی کرتا ہے اور غیر جنس کو دوسری جنس سے کوئی ہمدردی نہیں ہوسکتی

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز بایاز

چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے یہی فرمایا کہ اگر زمین پر فرشتے بستے تو انکی ہدایت کیلئے آسمان سے فرشتہ بھیجا جاتا چونکہ زمین پر تم انسان بستے ہو اور بشر اس لئے آپ فرمادیں کہ میں بشر رسول اور تمہارا ہم جنس رسول ہوں۔ اسلئے ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ فرمان ربانی پر یقین کر کے آپ ﷺ کے بشر ہونے کا اقرار کریں باقی رہا آپ ﷺ کا مرتبہ اور مقام تو پوری کائنات مل کر بھی آپ کے مرتبے کو نہیں پاسکتی اور کوئی مسلمان نہیں جو برابری کی نیت سے آپکو بشر کہے۔ ایسا کہنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا رہا درجہ تو پوری کائنات آپ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

ایک عاجزانہ درخواست: : میں گنہگار اپنے ان بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ کسی کی ضد اضدی یا محبت میں آکر اپنے عقیدہ کو خراب کر کے آخرت کی رسوائی اختیار نہ کریں قرآن حکیم نے انبیاء کرام کے جب بشر

ہونے کی صراحت فرمادی ہے اب اِس قرآنی عقیدہ کو ترک کرنا نہایت ہی مضر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقیدہ نصیب کریں۔ آمین

بریلوی حضرات کا اقرار بشریت :: جناب مفتی امجد علی صاحب شاگردِ اعلیٰ حضرت بریلوی اپنی مایہ ناز کتاب بہار شریعت ج ا ص ۹ پر راقم ہیں عقیدہ نبی اس بشر کو کہتے ہی جسے اللہ نے ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو ......عقیدہ انبیاء سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی بنا ہے نہ عورت۔ اس سے واضح ہوگیا کہ حضرات بریلوی کو بھی اس کا اقرار ہے کہ انبیاء بشر ہوتے ہیں۔

ایک سوال نبی بشر ہوتا ہے یا نور؟

جواب ۔ دراصل یہ سوال ہی صحیح نہیں ہے کہ نبی بشر ہوتا ہے یا نور اسلئے کہ نور و بشر میں کوئی تضادی اور تقابلی نسبت نہیں ہے کہ اگر بشر ہوگا تو نور نہ ہوگا اور نور ہوگا تو بشر نہ ہوگا اسلئے نور کے مقابلہ میں ظلمت اور اندھیرا ہے اور بشر کے مقابلہ میں جن اور فرشتہ اور جانور ہیں۔ اسلئے نور و بشر کا اکٹھا ہونا کوئی محالات میں شامل نہیں بلکہ بشر تو نوروں کا مجموعہ ہے یہ جسم اگرچہ خاکی ہے مگر اس میں روح نور ہے آنکھ کی بصارت نور ہے کان کی سماعت نور ہے ناک کا سونگھنا نور ہے جسم میں قوت احساس نور ہے دل و دماغ میں سوچنے کی قوت نور ہے دماغ میں ہر چیز کا نقشہ آجانا نور ہے اب فرمایئے کہ بشر کئی نوروں کا جامع ہے یا کہ نہ؟

آپ کو کیسی نورانیت حاصل ھے ۔ ظاہر ہے کہ انسان خاکی ہونے اور بشر ہونے کے باوجود کئی نوروں کا مجموعہ ہے اور یہ سارے نور علی وجہ الکمال انبیاء کرام خاص کر ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہیں مگر آپ نورانی مخلوق اور فرشتہ نہیں ہین آپ بشر اور انسان ہیں اب سوال یہ ہے کہ آپ کو وہ کونسی نورانیت حاصل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کو نوری مخلوق سے مانا جائے تو آپ کی اس میں بے ادبی اور گستاخی ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے بشر کو فرشتوں سے افضل قرار دیا ہے اور احسن بتایا ہے ظاہر ہے کہ آپ کو اگر فرشتوں جیسا نورانی مانا جائے تو آپ دوسرے درجے کی جنس سے بنتے ہیں افضل مخلوق سے نہیں ہوسکتے اور یہ آپ کی بڑی توہین اور بے ادبی ہے اور اگر آپ ﷺ کو اللہ کے ذاتی نور اور نور وحدت کا حصہ مانا جائے تو یہ عقیدہ یہود و نصاریٰ کے غالی عقیدہ کا حصہ بنے گا جس کا رد کرتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا **یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق** . اے کتاب والو! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ پر صرف سچ بولو۔

آپکی بشریت اور نورانیت ۔ دونوں سب سے اعلیٰ ہیں اسلئے کہ آپ بحیثیت بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہیں آپ صرف بشر نہیں بلکہ سید البشر ہیں آپ صرف انسان نہیں بلکہ سید الانس ہیں آپ صرف اولاد

آدم نہیں بلکہ سید ولد آدم ہیں۔ سید الناس ہیں، سید العالمین ہیں، سید الخلائق ہیں، سید الرسل ہیں سید الانبیاء ہیں مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ آپ اگر بشر انسان آدمی ابن آدم نہ ہوں تو سید البشر کیسے بنیں گے آپ عالم کا حصہ نہ ہوں تو سید عالمین کیسے بنیں گے آپ خلق میں شامل نہ ہوں تو سید الخلائق کیسے ہوں اسلئے آپ کو بشر مانیں گے تب آپ سید البشر سید ولد آدم سید الناس کہلا سکتے ہیں فافھم و تدبر۔

ایک عجیب لطیفہ یا حقیقت اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ حضرت محمد رسول اللہ کس کے نبی ہیں تو آپ بحثیت مسلمان فوراً جواب دیں گے ہمارے نبی ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ آپ پر ہمیں فخر ہے کہ آپ ہمارے نبی ہیں اور آپ انسانیت اور بشریت کے فخر ہیں انبیاء کرام کے فخر ہیں۔

اسلئے ضروری ہے کہ آپ کو بشر مانا جائے اگر آپ کو نورانی مخلوق سے مانا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ہمارا نہیں نوریوں کا فخر ہیں ہم کہتے حضور ہمارے ہیں ملائکہ جنات آسمان وزمین، چاند، سورج، ستاروں، دریاؤں، سمندروں نے ہمارے نبی کو مانا ان کی نبوت ہمارا فخر ہے ان کی ذات ہمارا فخر ہے۔

غور کیجیئے :: آپ اپنے محبوب پیغمبر پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا فخر اپنا نبی تب کہہ سکتے ہیں جب وہ جنس بشریت سے ہوں مثلاً ملک کا وزیر اعظم یا صدر جس جماعت کا ہوگا وہ اگرچہ پورے ملک کا سربراہ ہے مگر اس جماعت کا فخر ہوگا جس نے اسے نامزد کیا ہوگا اسی طرح حضور ﷺ اگر ہیں کسی اور جنس سے تو جنس انسانیت و بشریت کے فخر تو نہ ہوئے سوچیں آپکو بشریت سے نکال کر اپنے فخر کو ختم کر رہے ہیں اور دوسروں کا فخر قبول کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے حضور ﷺ ہمارے فخر ہیں اور باقی مخلوق نے ہمارے نبی کو مانا تو سوچو آپ کی بشریت کا انکار کرنے والا کس قدر اپنے آپ کو گرا رہا ہے اور فخر سے محروم ہو رہا ہے۔

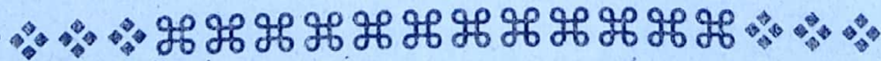
آپ کی نورانیت کیسی ہے۔ سوچیں اگر آپ کو ان مخلوق نوروں سے مانا جائے تو نہ آپکی عظمت رہتی ہے اور نہ ہماری عزت رہتی ہے اور خالق کا نور ذات مانیں تو خدا کا حصہ ماننا پڑے گا اور اللہ کا ہم جنس ماننا پڑے گا اور یہ عقیدہ یہود و نصاری کا ہے جیسا کہ فرمان ربانی ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم وہ لوگ یقیناً کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ عیسی علیہ السلام اللہ ہیں۔ اور دوسرے مقام پر یہود و نصاری کے عقیدہ کو بیان کرتے فرمایا قالت الیھود عزیز ن ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذالک قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انی یوفکون ﴿توبہ آیہ ۳۰ پ ۱۰﴾

یہودیوں نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے کہا عیسی ابن اللہ ہیں یہ انکے مونہوں کی باتیں ہیں انکی یہ

بات پہلے کافروں جیسی ہیں اللہ انہیں ذلیل کرے کہاں اوندھے ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اب بتائیے اگر ہم آپ ﷺ کو اللہ کے نور ذات کا ٹکڑا مان لیں تو اللہ کا جزو مانا کہ نہ مانا؟ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے یا یہودیوں اور مشرکین کا کیا ہم ایسا عقیدہ قبول کر سکتے ہیں اور پھر موحد اور مسلمان رہ سکتے ہیں اگر مسیح وعزیز علیہما السلام کو اللہ کا جزو ماننے والا مشرک ہے تو حضور کو نور وحدت کا ٹکڑا ماننے والا کون سا مومن ہے؟ اسلئے سوچیں کہ آپ نور بھی ہیں مگر خدا کا ٹکڑا بھی نہیں ہیں اور نہ اللہ کا جزو ہیں اور نوری مخلوق سے بھی نہیں تو وہ کون سا نور ہے جو آپ کو حاصل ہے اور آیت قد جائکم من اللہ نور و کتاب مبین اور انا من نور اللہ یا اول ما خلق اللہ نوری کا کیا مفہوم بنے گا؟ **اب سنئے وہ نور کونسا ھے جو آپ کو حاصل ھے** ۔تو جواباً عرض ہے کہ واقعی ہم مانتے ہیں کہ قد جاءکم من اللہ نور ﴿مائدہ ۱۵۶﴾ سے ایک مراد آپ کی ذات مبارک بھی ہے اور دوسرے اقوال بھی ہیں مگر ہمارے اکابر کی ترجیح یہی ہے کہ یہاں نور سے مراد حضور اقدس ﷺ کا نور ہے اور وہ نور نور ہدایت ہے جو آپ کی صفت ہے اور وہ ایسا عظیم نور ہے جس کے برابر کسی دوسرے نبی کو بھی وہ نور حاصل نہیں وہ نور ہے نور نبوت نور وحی ربانی جس میں آپ بے مثل و بے مثال ہیں۔ چنانچہ مفتی نعیم الدین اس آیت کے ذیل میں ف ۵۸ میں لکھتے ہیں سید عالم ﷺ کو نور کہا گیا ہے کیونکہ آپ سے کفر کی تاریکی دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی ﴿ص ۱۵۸﴾

اسلئے کہ اگرچہ رسولوں کو کتب اور صحیفے ملے نبوت ملی وحی نازل ہوئی اور انکو یہ نور حاصل ہوا مگر انکو وہ کتابیں ملیں جنہیں کلام اللہ مجازاً کہا گیا اور وہ نبوتیں اور وحی محدود وقت کیلئے تھی ان کے تشریف لے جانے کے بعد قرآن کے اترتے ہی وہ سب کتب اور شریعتیں منسوخ ہوگئیں اور ان کتب میں تحریف وتبدیل واقع ہو چکی ہے ۔اور قرآن حقیقی کلام اللہ ہے جو غیر فانی ہے اسلئے آپ کو اللہ نے وہ نور دیا جو کبھی ماند ہونے والا نہیں اور اس کے آنے کے بعد اور کوئی ہدایت کا راستہ باقی نہیں رہا اور ان کتب کو ان کے بھیجنے والے رب نے خود منسوخ کر دیا اب واحد نور محمدی ہے جو تا قیامت انسانیت کی ہدایت اور راہنمائی کرتا رہے گا۔ اسلئے جیسے آپ کی بشریت بے مثال ہے آپکی نورانیت بھی بے مثیل ہے اور اسی معنی میں آپ اللہ کے نور کا فیض ہیں اس میں کسی مسلمان کو شک نہیں چنانچہ واضح ہوا کہ آپ بشر میں اعلی بشر اور نوروں میں علی نور ہیں نہ کوئی آپ کا بشریت میں مثیل ہے نہ آپکی نورانیت میں شبیہ گویا بشریت آپ کی بے مثال ذات اور نورانیت آپ کی بے مثال صفت ہے۔



جناب اعلی حضرت سے انتقام قدرت اور عبرت کا نمونہ

ترجمہ قرآن میں خیانت : اعلی حضرت بریلوی جناب خان احمد رضا خان صاحب نے پورے قرآن میں جہاں بھی بشر کا لفظ آیا ہے وہاں آدمی اور انسان کا ترجمہ کیا ہے مگر جن آیات میں آپ کی صریح بشریت کا ذکر کیا گیا ہے وہاں جناب اعلی حضرت نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر قرآن کے بین السطور ترجمہ میں تحریف کی ہے اور لطف یہ ہے کہ ہر مقام پر ترجمہ میں علیحدہ علیحدہ تحریف وتبدیلی کی کہ انہوں نے قرآن کی ایک ایک آیت کے ترجمہ میں ردو بدل کرلیا مثلاً آیت قل انما انا بشر ا لخ قرآن میں دو مقام پر آئی ہے اور دونوں مقامات پر اعلی حضرت نے تحریف کی ہے اور علیحدہ ترجمہ کیا جو ایک دوسرے سے متضاد ہے مثلاً آیت سورہ کہف قل انما ابا بشر مثلکم کا ترجمہ اس طرح کیا کہ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں ﴿ص ۴۳۸، ۴۳۹﴾ اب ترجمہ میں آپ نے تفسیر بالرائ کرتے ہوئے خدا کے خوف سے عاری ہو کر قرآن حکیم پر ہاتھ رکھ کر اپنے دماغ کے اختراعی الفاظ کو داخل کر دیا غور فرماویں انا کا معنی ہے میں بشر کا معنی بشر، انسان مثلکم کا معنی ہے تمہاری طرح یعنی آپ کہدیں کہ میں بشر ہوں جیسے تم (بشر ہو) تو یہاں ظاہر صورت بشری کے الفاظ کس لفظ کا ترجمہ ہیں جو انہوں نے ترجمہ میں داخل کر دئے اور اس فرمان نبوی کا خوف نہ آیا کہ من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوء مقعدہ من النار جو شخص قرآن میں اپنی رائے سے بولے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈ لینا چاہئے گویا ایسا شخص جو اپنی رائے قرآن میں داخل کرلے وہ جہنمی ہے مگر آپ تو اعلی حضرت ہیں معمولی انسان تو ہیں نہیں اسلئے اگر اس قدر بھی قرآن کے ترجمہ میں ذاتی اختراعی تحریف نہ کریں تو اعلی حضرت کیسے رہیں۔

اس کا نتیجہ غور کریں: کیا ہوا کہ ایک نام نہاد عشق رسول کو ظاہر کرتے ہوئے کلام ربانی میں قرآن پر ہاتھ رکھ کر ردو بدل کا فعل کرلیا اور دوسرا یہ کہ اس عبارت میں پیغمبر پاک کی شدید ترین بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب کرلیا۔ اسلئے کہ وہ پاک پیغمبر ﷺ جن کے حسن ظاہر و باطن کی مثال کائنات میں نہیں ہے۔ انکی دو طرح کی بے ادبی اور شدید ترین گستاخی کرلی اول یہ کہ آپ کی اس صورت کو ظاہری بشری صورت بنا کر یہ کہا کہ یہ آپکی ظاہری شکل وصورت تھی یعنی اصلی اور حقیقی نہ تھی گویا صورت جسکی زیارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امہات المومنین رضی اللہ عنہن ازواج رسول نے کی وہ اصلی صورت نہ تھی ظاہری صورت تھی اور ظاہر ہے کہ جب ظاہری شکل اور ہو اور اصلی شکل اور تو اس کی پہچان نہیں ہو سکتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انسانی شکل میں بار بار حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا مگر ان سب نے اصل جبریل کو نہیں دیکھا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ! یہ جبریل ہیں جو آپکو سلام کہہ رہے ہیں ام المومنین نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے سلام کا جواب دیتے عرض کیا حضور ﷺ ہمیں وہ چیز نظر نہیں آتی جو آپکو نظر

آتی ہے کہ ہم جبریل کو نہیں دیکھ سکتے۔ اصل شکل میں جبریل کو صرف رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ہے اور وہ بھی دو بار اسلئے صحابہ کہتے ہیں ہم نے اصل جبریل علیہ السلام کو نہیں دیکھا اسکی ظاہری انسانی شکل دیکھی ہے ایسے اگر آپ ﷺ کی یہ مبارک صورت اصل نہ تھی تو صحابہ کرام نے آپکی زیارت نہیں کی تو صحابیت ختم اصلی نبی نظر آئیں تو زیارت کرنے کو تسلیم کیا جائے اس نظریہ کا نتیجہ اور خلاصہ یہی بنے گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جن کو دیکھا وہ اصل محمد نہ تھے صرف انکی ظاہری شکل دیکھی قرآن اصلی صورت محمدی پر نہیں اترا یہ ظاہری شکل صورت پر اترا ہے۔ امہات المومنین کا نکاح ظاہر شکل وصورت سے ہوا اور اولاد بھی اس ظاہری صورت کی ہوئی حقیقی محمد ﷺ کی نہیں۔

غیور مسلمانو! اب بتاؤ کہ تم نے کلمہ اصل محمد کریم کا پڑھا یا ظاہری صورت بشری کا؟

ایک اور رضوی انکشاف: جناب اعلی حضرت حدائق بخشش ج اص ۱۴۱ پر راقم ہیں

انکی نبوت انکی ابوت ہے سب کو عام ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

اس کی تشریح میں لکھا ہے علماء فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ تمام عالم کے پدر معنوی ہیں سب کچھ انہی کے نور سے پیدا ہوا حضور ﷺ کا نام پاک ابوالارواح ہے تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ صورت میں حضور ﷺ کے باپ ہیں مگر حقیقت میں وہ بھی حضور ﷺ کے بیٹے ہیں تو ام البشر حضرت حواء حضور ہی کے پسر (بیٹے) آدم کی عروس (دلہن) ہیں۔ یہ بریلوی منطق بھی سن لو کہ حضور اقدس بظاہر اولاد آدم سے ہیں مگر حقیقت اور اصل میں آدم علیہ السلام حضور کے بیٹے ہیں اور حوا ام البشر ہیں وہ حضور کی ظاہری طور پر اگرچہ ماں ہیں مگر حقیقت آپکی بہو ہیں جب انسان بہک جائے ایمان وعقل کام چھوڑ دیتے ہیں غور فرمائیں آدم علیہ السلام حضور ﷺ کے باپ بھی اور بیٹے بھی اور حضرت حوا حضور ﷺ کی ماں بھی اور بہو بھی جیسا کہ کوئی کہدے کہ مصطفے رضا خاں احمد رضا خان کے بیٹے بھی ہیں اور حقیقت میں انکے باپ ہیں اور انکی ماں ماں بھی ہے انکی بہو بھی ہے یہ ہے دین رضوی کا فلسفہ کہ ایک ہی شخصیت دوسری شخصیت کا باپ بھی ہو اور بیٹا بھی اور ایک ہی عورت ایک شخصیت کی ماں بھی ہو اور بہو بھی یہ کس قدر آدم علیہ السلام وحوا اور جناب سرور کائنات ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی ہے یہ ہے دین رضا جس پر عمل انکے ہاں انکے ماننے والوں سب پر ہر فرض سے بڑا فرض ہے۔ [وصایا شریف ص ۱۲]

دوسری گستاخی۔ یہ کی لکھدیا کہ آپکی ظاہری شکل بشری عام انسانوں جیسی ہے جبکہ یہ شدید ترین گستاخی ہے اسلئے کہ آپ ﷺ کے اس حسن ظاہر کا مقابلہ تو آدھی دنیا کا حسن پانے والے یوسف علیہ السلام بھی نہیں کر سکتے اعلی حضرت نے آپکی صورت کو عام انسانوں کی صورت جیسی قرار دے دی بلکہ بقول مفتی احمد یار نعیمی اس آیت قل انما انا بشر میں خطاب ہی کفار کو ہے چنانچہ وہ راقم ہیں۔ ''نیز اس آیت میں کفار سے خطاب ہے

چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا اے کفار گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں شکاری جانور کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے اس سے کفار کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود تھا اگر دیوبندی کفار ہیں تو ان سے بھی خطاب ہوسکتا ہے ہم مسلمانوں سے فرمایا گیا ایکم مثلی طوطے کے سامنے آئین رکھ کر خود آئینے کے پیچھے کھڑے ہوکر بولتے ہیں تاکہ طوطا اپنا عکس شیشہ میں دیکھ کر سمجھے یہ میرے ہم جنس کی آواز ہے'' ﴿جاء الحق ج اص ۱۷۶﴾ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کا مصداق کہ رضا خان صاحب نے آپ ﷺ کو ظاہر شکل بشری میں عوام جیسا بنادیا اور چھوٹے میاں نے اس کا مخاطب کفار کو قرار دے کر آپ کو جنس کفار سے بنادیا۔ گویا اعلی حضرت بریلوی نے آیت میں تحریف بھی کی اور آپکی شدید ترین گستاخیاں بھی کیں۔

دوسری آیت کی تحریف معنوی: گذر چکا ہے کہ جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی اعلی حضرت نے سورہ کہف کی آیت قل انما انا بشر مثلکم کے ترجمہ میں تحریف کر کے ظاہری شکل بشری کا لفظ از خود داخل کر کے قرآن کی تحریف کا ارتکاب بھی کیا اور آپ کی شان میں دوز بردست گستاخیاں بھی کیں کہ ﴿۱﴾ آپکی حقیقی شکل کا انکار کر کے آپ کی شکل مبارک کو ظاہری شکل بشری قرار دے دیا ﴿۲﴾ آپ ﷺ کی ظاہری شکل کو عام آدمی جیسی بنادیا جبکہ کائنات میں آپ کی صورت کا مقابلہ کوئی نبی بھی نہیں کرسکتا مگر دوسرے مقام پر اسی آیت کا ترجمہ کچھ اور کیا ہے جیسا کہ مشہور ہے دروغ گو را حافظہ نباشد اللہ تعالی انکی بناوٹی شخصیت کو دنیا میں اسکے اصل روپ میں ظاہر کرنے کیلئے انہیں سے ایسے کام لے لیتے ہیں جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے خواب میں علم نجوم کی اجازت کی طلب کی تو تحریری جواب ملا۔ اھـــذ فضول بک [ملفوظات اعلی حضرت ص ۱۰۴] اور یہ صفت قرآن حکیم کے ترجمہ میں بھی قائم رہی چنانچہ سورہ حم سجدہ آیہ ۶ پ ۲۴ قل انما انا بشر مثلکم کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں'' ﴿کنزالایمان ص ۶۸۶﴾ غور فرماویں آیت ایک ہے مگر ترجمہ ایک جگہ پر اور ہے کہ تم فرماؤ کہ ظاہری شکل بشری میں تو میں تم جیسا ہوں اور دوسری جگہ پر کہ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں کر دیا اور یاد نہ رہا کہ میں پہلے اس آیت کا ترجمہ اس کے الٹ کر کے آیا ہوں جبکہ اس ترجمہ میں بھی موصوف نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے تمہیں جیسا ہوں کے الفاظ نقل کر کے حصر کر دیا کہ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں یعنی صرف تم جیسا ہوں کر دیا حالانکہ یہ شدید گستاخی ہے ہر مسلمان جانتا مانتا اور عقیدہ رکھتا ہے کہ آپ بشر ہونے میں بھی ہم جیسے نہیں بلکہ بہت اعلی درجہ کے مالک ہیں اگر چہ اس ترجمہ سے پہلے ترجمہ کی از خود تکذیب کر دی کہ یہاں انسان ہونے میں آپ کو عام انسانوں ہی جیسا قرار دیدیا جبکہ ایمان والے اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کر سکتے کہ آپ ہم

جیسے ہی ہوں جبکہ آپ بشریت میں بھی اعلیٰ بلکہ سب سے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔

ربانی انتقام قدرت : کہ جس شخصیت نے بڑی پھرتی سے پونے چودہ سال کی عمر میں قبل بلوغ افتاء کا قلمدان سنبھال لیا اور اپنے خاندان کے محسن انگریز کے دشمنوں کو جی بھر گالیاں دینا اپنے دین کا حصہ اور فتویٰ کا معیار قرار دیا اور انگریز کے مقابلہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین وشہداء حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے سالاروں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جنکے خلاف مرزا قادیانی نے زبان درازی کی کہ انہوں نے مرزا کی رد میں تحریری کام کیا اور انکے نابینا ہونے اور وفات کو مرزا نے اپنا معجزہ قرار دیا تو مرزا قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر (جو پچاس گھوڑے سوار غداروں کو لے کر انگریز کی حمایت میں مسلمانوں سے لڑا) اس کے ہونہار شاگرد جناب احمد رضا خان نے ان پر تکفیر کی مشین گن چلائی اور انکے ذمہ نا کردہ گناہ لگا کر خدا تعالیٰ کے خلاف بالفعل کذب کا الزام لگایا اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ختم نبوت کو اسکے تینوں درجوں میں علمی انداز میں ثابت کر کے آپ کو رتبی مکانی اور زمانی تینوں لحاظ سے خاتم النبیین ثابت کیا کہ آپ مرتبہ کے لحاظ سے بھی آخری اور مکان کے لحاظ سے بھی آخری اور زمانہ کے لحاظ سے بھی آخری نبی ہیں یعنی نہ آپکے بعد تا قیامت کسی کو نبوت ملے گی اور بالتصریح فرمایا ہے کہ ختم نبوت زمانی کا منکر ایسے ہی کافر ہے جیسے پانچ فرض نمازوں کی فرضیت کا منکر کافر ہے مگر اس تصریح کے باوجود اس اللہ کے معتوب بندے نے ان کے رسالہ تحذیر الناس کی عبارات میں ردوبدل کی اور مختلف تین چار مقامات کے ادھورے جملے نقل کر کے ایک کفریہ عبارت تیار کی اور آج بھی اسکی حسام الحرمین اور تحذیر الناس کا تقابل کریں تو اسکی عبارت اس ترتیب سے تحذیر الناس میں نہیں اور وہ عبارت جو انہوں نے تیار کی وہ حضرات اہل سنت علماء دیوبند کے نزدیک کفر ہے مگر اس نے اس اپنی تیار کردہ کفریہ عبارت پر حضرت نانوتوی کے خلاف کفر کا فتویٰ تیار کیا اور از خود اس خود ساختہ کا عربی ترجمہ کیا اور اصل کتاب پیش کرنے کے بجائے محرف عبادت پیش کر کے ان اکابر کی تکفیر کی اللہ درجات بلند فرمادیں ان اکابر حرمین شریفین کے جنہوں نے بشرط صحت پیش کردہ کے ساتھ فتوے عنائت کیے مگر جب انکو حقیقت کا پتہ چلا تو انہوں نے وہ فتویٰ کالعدم قرار دے دیا اور عقائد دیوبند کی تصویب کی اس کے بعد رضا خان صاحب نے وہاں بھاگنے کی ٹھانی اور پھر مکہ مدینہ کا رخ نہ کیا جب ذات قدیر نے خانصاحب کا یہ کردار دیکھا تو ان کی شخصیت کو اس کے اصل روپ میں ظاہر کرنے کیلئے اس سے ایسے کام کرائے تا کہ دنیا کے انصاف پسند باشی جان سکیں کہ یہ پھرتی سے بننے والے اعلیٰ حضرت کس مقام کے لوگ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن کے ترجمہ میں بھی تفسیر بالرائے کرتے اور تحریف قرآن کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کہ انہوں نے اگر

قرآن کا ترجمہ کیا تو بھی قرآن کی معنوی تحریف سے باز نہ آئے اور ایک ہی آیت کے مختلف و متضاد ترجمے کر ڈالے اور پھر ادب کے نام پر آپ ﷺ کی شدید ترین گستاخیاں کیں اور آپ کی اصلی صورت محمدی کو ظاہری صورت بشری قرار دے دیا اور آپ ﷺ کی شکل مبارک کو عام آدمی کی شکل جیسا کہ قرار دے دیا اب گیند بریلویت کے کوٹ میں ہے کہ یا تو اپنے اعلی حضرت کی ان سنگین بددیانتیوں اور آیات کی تحریف کی وجہ سے ان سے کٹ کر ربانی لوگوں سے جوڑ بنالیں اور ان محرفین سے گلوخلاصی کرالیں یا پھر ان کی اتباع کی وجہ سے آنے والے انجام کو تیار ہوں مگر ہم نے بات کھولکر سامنے رکھ دی ہے کہ ادب رسول کے دعویدار واس بے ادب کی عبارات میں غور کرو اور انہوں نے مکہ اور مدینہ جیسے مقدس مقامات پر وہاں کے اکابر کو دھوکہ دیا اور جھوٹی عبارات بنا کر ان پر فتویٰ لیا اور اب اپنی عاقبت کو پا چکے ہیں۔

بریلوی نظریہ نورانیت اعلی حضرت بریلوی حدائق بخشش ج ا ص ۱۴۱ پر رقم ہیں

شکل بشر میں نور الہی اگر نہ ہو — کیا قدر اس خمیرہ ماو مدر کی ہے

اس کے بعد دوسرے مقام پر شکل بشر میں اس نور الہی ہونے کا مطلب کچھ اس طرح واضح فرماتے ہیں

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے — وہ ہے نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ ﴿حدائق بخشش ص ۹۲﴾

اس سے واضح ہو گیا کہ آپ کے نور الہی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ کے ذاتی نور کا ٹکڑا اور جزو ہیں اور ظاہر بات ہے جزو کل کا حصہ ہوتا ہے اور اسی کی جنس سے ہوتا ہے اس سے اسی عقیدہ یہود و نصاری اور مشرکین کی تائید یا تجدید ہوتی ہے کہ عزیر و عیسی علیہ السلام جس طرح اللہ کے نور کا ٹکڑا اور حصہ ہو کر ابن اللہ تھے اسی طرح حضور ﷺ بھی اللہ کا جزو ہیں اس لئے یہ حضرات اپنے آپ کو عبد المصطفے کہتے ہیں اور جبکہ قرآن میں صاف ہے کہ ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب وبما کنتم تدرسون ۔ اور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی کے بارہ میں عبدی کا لفظ نہ کہے۔ مگر یہ حضرات ہیں کہ مشن نبوی کے برعکس خود کو عبد المصطفے کہتے ہیں اور آپ کو اللہ کا جزو قرار دیتے ہیں۔

اس عقیدہ کی ترقی ۔ جب اعلی حضرت نے یہ نظریہ دیا کہ آپ ﷺ اللہ کے ذاتی نور کے ٹکڑے اور حصہ ہیں تو آگمیں ترقی کرتے کرتے ان کے ہم مشرب و عقیدت مند فرماتے ہیں:

میں سو جاؤں یا مصطفے کہتے کہتے — کھلے آنکھ صل علی کہتے کہتے — حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے

اس پر ترقی کر کے جناب احمد یار گڑھی والے دیوان محمدی صفحہ نمبر ۱۴۹ میں فرماتے ہیں

محمد مصطفے محشر میں طٰہٰ بن کے نکلیں گے　　اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے
حقیقت جن کی مشکل تھی تماشا بن کے نکلیں گے　　جسے کہتے ہیں بندہ قل ھواللہ بن کے نکلیں گے
بجاتے تھے جوانــــی عبــدہ کی بنسری　　خدا کے عرش پہ انــی انــاالــلــہ بن کے نکلیں گے
لباس آدمی پہنا جہاں نے آدمی سمجھا　　مزمل بن کے آئے تھے تجلی بن کے نکلیں گے
بشر کے رنگ میں بے رنگ کا جلوہ پنہاں تھا　　بشر کے رنگ والے صبغۃ اللہ بن کے نکلیں گے
رسولوں کے نبیوں کے قیامت میں حکومت سے　　وہ مالک بن کے نکلیں گے وہ مولا بن کے نکلیں گے
بپا نعل عبودیت بسر تاج الوہیت　　خدا یکتا کی یکتائی کا نوشہ بن کے نکلیں گے
لواء حمد لے کر احمد بے میم یااللہ　　محمد یا ر کے دل کی تمنا بن کے نکلیں گے

اسلئے کہنے والے نے کہا　　بنا عین عرب بنا میم احمد اسی یارنوں خوب سیانڑ گئے
توڑے لکھ واری آکھیں انا بشر تینوں جانڑ نڑ والے جانڑ گئے

ص ۹۱ پر راقم ہیں　　فرید باخدا ہستی محمد مصطفے ہستی　　چہا گویم چہا ہستی خدا ہستی ہستی

اور ص ۱۲۸ پر گوہر افشاں ہیں　　بندگی سے آپکی ہمکو خداوندی ملی　　ہے خداوند جہاں بندہ رسول اللہ کا

غور فرماویں ان زہر ملی تحریروں میں بے ادبی گستاخی اور شرک کے دونوں پہلو ہیں بے ادبی کا اندازہ کریں بجاتے تھے جو بنسری۔ بتائیے کہ بنسری کون بجاتا ہے۔ تماشہ بن کے نکلیں گے۔ بتائے تماشہ کیا چیز ہے انسانی لباس میں ظاہر ہوئے۔ یعنی اصل کچھ اور ہیں یہ ظاہر دھوکے کا لباس ہے اور شرک یہ کہ انا اللہ بن کے نکلیں گے۔ یعنی کہیں گے میں اللہ ہوں۔ تجلی بن کے نکلیں گے یعنی تجلی لہ ربہ کا منظر موسی علیہ السلام کیلئے۔ اٹھا کر میم کا پردہ یعنی۔ احمد کی میم ہٹا کر قل ھواللہ احد۔ عبودیت کا جوتا اور الوہیت کا تاج سر پر ہوگا یہ ہیں بریلوی عقیدے ذات اقدس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں کیا یہ گستاخیاں نہیں اور کیا دوسرا پہلو شرک کا نہیں گویا جسطرح مسخرہ کبھی کسی کو گرادیتا ہے کبھی چڑھا دیتا ہے۔ بڑھانے پر آئے تو اللہ اور رب اور مالک بنادیا اور گھٹانے پر آئے تو بنسری بجانے والا بنادیا تماشا بنادیا ظاہری لباس بشر بنا کر حقیقت میں خدا بنادیا۔ یہ ہے بریلوی عقیدہ غور فرماویں۔

قرآنی عقیدہ بشریت انبیاء اور دین بریلوی کے تضادات

موجد بریلویت جناب اعلی حضرت بریلوی نے اپنی آخری وصایا میں اپنے ماننے والوں کو وصیت فرمائی ''وہ مذہب جو میری کتب سے ثابت ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فریضہ ہے [وصایا ص ۱۲]

مسئلہ بشریت انبیاء جو اللہ تعالی نے قرآن میں مکمل وضاحت سے بیان فرمادیا ہے. بریلوی مذہب ودین کے

اکابر کی تضادات بیانی کو ملاحظہ فرمائیں

ایک رخ

اقرار بشریت : عقیدہ نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو عقیدہ انبیاء سب بشر تھے نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت ﴿بہار شریعت مفتی امجد علی ج اص ۹﴾

حضور بشر ہیں : حضور بشر ہیں مگر عام بشر نہیں ﴿جاء الحق ص ۱۸۱﴾

انبیاء کو بشر نہ ماننے والے احمق کافر : ان کی یہ کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا ﴿خزائن العرفان ص ۵۱۵ مفتی نعیم الدین﴾

بشریت کمال : غرضیکہ انبیاء کی بشریت ان کا کمال ہے ﴿جاء الحق ص ۱۷۹﴾

بشریت آپ کا فخر : آپ ﷺ کو بشر کہا جاتا ہے کہ آپکی پیدائش مباشرت بالید سے ہوئی لہذا بشریت آپ کے لئے باعث فخر ہے ﴿نور العرفان ص ۵۵۰﴾ (۲) معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کے جسم شریف کی بناوٹ فرشتوں نے نہیں کی بلکہ رب نے خود فرمائی اس لئے آپکو بشر کہا جاتا ہے کہ آپکی پیدائش مباشرت بالید سے ہوئی لہذا بشریت آپ کے لئے فخر ہے (نور العرفان ص ۷۲۳) (۳) معلوم ہوا نبی انسان اور مرد ہی ہوتے ہیں کوئی عورت جن یا فرشتہ نبی نہیں ہوئے۔

دوسرا رخ

انکار بشریت : نبی جنس بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں جن یا بشر یا فرشتہ نہیں ہوتے ﴿جاء الحق مفتی احمد یار نعیمی ج اص ۱۷۳﴾ (گویا بشر اور چیز ہے اور انسان اور چیز ہیں)

آپ بشر نہیں : اسوقت حضور ﷺ بشر نہیں ﴿جاء الحق ص ۱۷۲﴾

نبی کو بشر کہنے والا کافر بے ایمان : قرآن میں جابجا انبیاء کو بشر کہنے والوں کو کافر کہا گیا ہے ﴿خزائن العرفان ص ۴﴾

بشر کہنا بے ادبی : درحقیقت ایسا لفظ ادب سے دور کفار کا دستور ہے ﴿جاء الحق ص ۱۷۲﴾

بشر کہنا کفر کی جڑ : معلوم ہوا حضور ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنا کفر کی جڑ اور گمراہی کی سیڑھی ہے خیال رہے انبیاء کو یا تو رب نے بشر کہا یا خود انہوں نے کہا ہے یا کفار نے چوتھے نے بشر نہ پکارا جو حضور کو بشر کہہ کر پکارے وہ سمجھ لے وہ کون ہے ﴿نور العرفان ص ۲۷۰﴾ (۲) اب جو انہیں بشر کہے وہ نہ رب نہ نبی لامحالہ بے ایمان ﴿نور العرفان ص ۴۰۹﴾ (۳) اب جو انہیں بشر کہے وہ رب تو ہے ہی نہیں نہ رسول لہذا کافر ﴿نور العرفان ص ۵۹۵﴾

بشر کو نبی نہ ماننے والا کافر یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہتے تھے بشر کیسے رسول ہوسکتا ہے ﴿خزائن العرفان ص ۵۱۵﴾

بشر کہنے والا کافر : خیال رہے کہ نبی کو بشر رب نے کہا یا خود پیغمبر نے یا کفار نے اب جو انہیں بشر کہے وہ رب تو ہے نہیں نہ رسول لہذا کافر۔ ﴿خزائن العرفان ص ۵۹۵﴾

بشر صاحب وحی ہوں : یعنی بشر صاحب وحی ہوں جیسے کہا جاوے انسان حیوان ناطق ہے ناطق نے انسان کو تمام جانوروں سے ممتاز کردیا ﴿نور العرفان ص ۸۰۱﴾

صرف ظاہری : مثلیت صرف ظاہری چہرے مہرے میں ہے جیسے جبریل علیہ السلام جب شکل بشری میں آتے تھے .... ایسے میں حضور ﷺ ظاہر چہرے مہرے میں بشر اور حقیقت میں خدا کا نور ہیں۔

قارئین اس تضاد بیانی میں غور فرماویں نبی بشر ہوتے ہیں بشر نہیں ہوتے۔ بشریت نبی کا کمال۔ بشریت نبی کی بے ادبی۔ بشر کو نبی نہ ماننے والے احمق کافر۔ نبی کو بشر ماننے والے کافر۔ بشریت نبی کا فخر۔ بشر کہنا نبی کی بے ادبی۔ **اب بتائیے** کہ آپ کونسا عقیدہ رکھ کر کیا بننا چاہتے ہو۔

آخری مودبانہ گزارش ۔ یہ عقیدے کا مسئلہ ہے اور ضروری عقیدے کا اس لئے قرآن حکیم کی بات پر ایمان اور یقین رکھ کر مان لیں کہ آپ فی الواقع بشر ہی ہیں اور کسی مخلوق سے نہیں ہے۔ اپنی آخرت کی فکر کریں قیامت میں صحیح عقیدہ ہی بچنے کا سبب بنے گا اس لئے کسی کی ضد اور حسد میں مغالطہ میں نہ رہ جانا قبر حشر قیامت کے منظر انتہائی سخت مراحل ہیں وہاں صحیح عقیدہ اور عمل کام آئے گا اس لئے کسی کی کسی دوستی اور تعلق کی بناپر عقیدہ نہ رکھیں عقیدہ وعمل قرآن وشریعت کے مطابق بنائیں اللہ تعالی ہم سب کو ہدایت کاملہ سے نواز کر عقیدہ وعمل کی گمراہی سے محفوظ رکھے۔ آمین الہ العالمین

فقط والسلام

آپکا خادم فقیر محمد عبدالکریم نعمانی نقشبندی غفرلہ

کمپوزنگ وڈیزائننگ :: مولوی **محمد یونس الکریم نعمانی** کبیروالہ
PH.03086314100

دیگر تالیفات

طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة

ابتدائی اسلامی نصاب

تصنیف

محمد عبدالکریم نعمانی

یا اللہ مدد

سانحہ کربلا

تالیف

محمد عبدالکریم نعمانی

مختصر دعوات فضلیہ

تالیف

محمد عبدالکریم نعمانی

نکات میلاد النبی ﷺ

تالیف

محمد عبدالکریم نعمانی

نکات ہجرت

تالیف

محمد عبدالکریم نعمانی

نکات معراج النبی ﷺ

تالیف

محمد عبدالکریم نعمانی

اولئك كتب في قلوبهم الايمان

قرآن کریم اور اصحاب کرام

کتاب ہذا میں قطعیات قرآنیہ سے عظمت صحابہ واضح کیا گیا ہے

تالیف مولانا عبدالکریم نعمانی

غموں سے بھرپور یا خوشیوں مسرور

قبر کی زندگی

ایک ناقابل انکار حقیقت

تالیف

محمد عبدالکریم نعمانی

الحقیقة التامه لمسئلة الامامه

تالیف

محمد عبدالکریم نعمانی

مہتمم جامعہ ابی بکر صدیق عمر کالونی کبیروالا

ادارہ نشریات اہل السنة والجماعة

جامعہ ابی بکر صدیق عمر کالونی جھنگ روڈ کبیروالا